

THE
OUDH PUNCH LUCKNOW
Volume X
1925
WISE MAN IS NOT TO BE DICTATED TO BUT HE IS TO DICTATE UNTO OTHERS (ARISTOTLES)

لندن ڈائرکٹری

سالانہ شائع ہوتی ہے

پانچ زبانوں میں مقامی اور غیر ملکی کارخانوں اور تاجروں کا ذکر ہوتا ہے لندن اور انگلستان کے دیگر شہروں اور سلطنت انگلشیہ آئرلینڈ اسکاٹلینڈ یورپ افریقہ امریکہ ایشیا آسٹریلیا وغیرہ کے مشہور تجارتی مرکزوں کے

کارخانوں اور سوداگروں

سے براہ راست خط و کتابت اور معاملہ کا بہترین ذریعہ ہے۔ نام و پتہ مع دیگر تفصیلات کے تین ہزار سے زائد تجارتی عنوانات کے ماتحت دیے گئے ہیں جن میں۔

باہر مال بھیجنے والے تاجر

جہاز پر جانے والے مال کی تفصیل اور ان کا ذیل میں مع ہر ممالک کی بازاروں کی تشریح کے ساتھ:

جہازوں کے راستے

مع بندرگاہوں اور روانگی جہاز کے متعلق جملہ تفصیلات کی تشریح کے موجود ہے جو کارخانے اپنے تعلقات وسیع کرنے چاہتے ہیں!

ایجنسیوں کے خواہشمند

ایسے ان کا نام و پتہ ایک بہتر مناسب عنوان کے ماتحت صرف

ایک پونڈ دس شلنگ

میں درج کر دیا جائے گا۔ بڑے اشتہاروں کا نرخ ۸ پونڈ فی صفحہ ہے جو صاحبان ممالک بحری تجارت سے دلچسپی رکھتے ہیں ان کے لیے یہ ڈائرکٹری بہت ہی کارآمد ہے اور اس کی ایک جلد صرف ۲ پونڈ نقد آرڈر کے ہمراہ موصول ہونے پر بذریعہ پارسل روانہ ہوگی۔

لندن ڈائرکٹری کمپنی لمیٹڈ ۲۵ ایبچرچ لین لندن ای سی ۴ انگلینڈ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو | کھانسی، زکام، ہیضہ، درد، پیٹ درد، قے، دست، سنگرہنی، اتفاقیہ درد وغیرہ بیماری کے امراض کے لیے خوش ذائقہ دوائی جو صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر پینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں۔

قیمت ۸ر میں سب جگہ بکتا ہے

درو مج کیسری | پیٹے وار کو جلا جلن کے برے تکرنے والی لاثانی دوا قیمت ۱۲ر

بال سدھا | بچوں کی کمزوری کو دور کر کے بدن کو مضبوط فربہ اور پھرتیلا بنانے والی میٹھی دوا قیمت ۱۲ر

ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے یو پی پنجاب | بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ امرچند اینڈ کو لکھنؤ

تعویذ محبت

ہر کسی سے ایک بات دھرکے لینا عشق سو رکے جانا ہوں پینا اگر آپ اپنے سنگدل اور بے وفا معشوق کے ہجر سے تنگدل ہیں تو فوراً آپ ہم سے تعویذ محبت منگا کر بازو پر باندھیے اگر بالکل آپکا معشوق آپ سے تیسرے روز نہ آئے اگرچہ وہ کتنے ہی فاصلے پر ہو تو مجھے دیا ملال ورنہ کام نہونے پر مثل سور کے سمجھ کر فوراً واپس کر دوں گا کام نہو دیا واپس۔ [illegible] ہر روز ملتا ہے ملنے [illegible] صرف

دعا دل اعجاز قدرت | اسکے ذریعہ مقدمات کی فتح اور کنواری شادیاں ہو جاتی ہیں ہدیہ ۶ر

تعویذ حب | اسکے ذریعہ [illegible] ہدیہ ۱۰ر
اصلی کوک شاستر ہدیہ [illegible] ۹ر
اصلی زہر عشق ۸ر دیوان چرکین ۸ر

کے زیڈ ایچ پوسٹ بانوتہ ضلع سہارنپور

یہ کوئی نیا معاملہ نہیں کہ آپکو سمجھانے کی ضرورت پڑے

یہ وہ جوہر ہے جس کی شہادت ہر کوئی دیتا ہے جو لوگ اس کو استعمال سے [illegible] کی شکایت دور ہوکر [illegible] ہو سکتا ہے [illegible] قیمت فی ڈبیہ ۲ صرف ۵ر پانچ ڈبیاں لکھ علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر

وید شاستری پنی شنکر گورنمنٹ جام نگر کاٹھیاوار

(ایجنٹ) امرچند اینڈ کو چوک لکھنؤ

ہر بیماری کا علاج خود کرلو

جو صاحب اس نادر و قابل قدر کتاب تجربات طبی مصنفہ حکیم [illegible] کا بغور مطالعہ کرینگے وہ ہر مرض اور ہر ایک بیماری کا علاج نہایت ہی عمدگی کے ساتھ کرکے کامل بن جائینگے اور اگر وہ چاہینگے تو اسکے ذریعہ وہ علاج میں سینکڑوں روپیہ کمائینگے [illegible] وہ دوائیں جو نایاب نسخے سند ہیں [illegible] کے فائدے دکھاتے ہیں قیمت فی کتاب [illegible] علاوہ محصول چار کتاب ایک ساتھ خریدنے پر ایک کتاب مفت۔

مفت لوٹو صاحب [illegible] خواہ لوگوں کا نام مع پورے پتے کے لکھ بھیجیئے تو چراغ صحت ماہواری رسالہ مفت بھیجا جائیگا۔

المشتہر منیجر دفتر چراغ حکمت علیگڈھ شہر (یوپی)

فریگرنٹ ٹوتھ پوڈر

دانت کی صفائی اور صحت منظور ہے تو خوشبودار منجن امیر علی حیدر اینڈ سنز کا بنایا ہوا استعمال کرو تین ڈبیہ کی قیمت ۱۵ر چھ ڈبیہ کی قیمت ۲ر ایک درجن ڈبیہ کی قیمت ۳ر علاوہ محصولڈاک

المشتہر

علی حیدر اینڈ سنز امروہہ مراد آباد

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامۂ عراق

عجب چیپ نظم ہے پڑھیے اور شاعر کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی جلد ۲ر ٹکٹ بھیجئے یا وی پی اور منی آرڈر [illegible] جمنٹ ہے۔

المشتہر :- منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۰ مضامین غیر نمبر ۳۶
مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۲۵ء

آشوبِ اسلام

اثر خامۂ جناب منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

مولانا پنچ - یہ نظم بظاہر ان [illegible] کی چیرہ دستیوں [illegible] کا ایک ذخیرہ ہے۔ قبروں کی اکھڑوانے کے بارے میں جو حدیثیں پیش کی جاتی ہیں وہ جرح و تعدیل کی کسوٹی پر کسی نہیں گئیں۔ نقصانِ اسلام ان کے خلاف پر عمل کرنا ان کی صنعت کی واضح دلیل ہے۔ جن حدیث میں انصار کے [illegible] قبور کے ساتھ بیان ہوا ہے وہ مسلمانوں کے قبروں اور قبروں سے دور کا لگاؤ بھی نہیں رکھتی۔ دنیا میں ایک مسلم بھی اپنے بزرگوں کی قبروں کی پرستش نہیں کرتا۔ جب کسی سے پوچھئے کیوں جی تم فلاں ولی اللہ کو معبود سمجھتے ہو وہ جبیں بہ جبیں ہو جاتا ہے۔ جو شخص ہر نماز ہی میں نہیں بلکہ صبح کو آنکھ کھلتے ہی کلمۂ توحید زبان پر جاری کرتا ہے اُسکے بارے میں یہ کہنا کہ فلاں قبر کا پجاری ہے ایک "ظلم" ہے جسکی سزا روزِ جزا پر موقوف ہے۔ قبروں کی زیارت محبت [illegible] عبادت نہیں خصوصاً جبکہ طرزِ محبت کا اظہار بھی طرزِ عبادت سے جداگانہ [illegible] [illegible] پڑھتے ہیں [illegible] کی عبادت [illegible] اور معبودوں [illegible] [illegible] اور [illegible] پر بھی پڑھتے ہیں اگر یہ عبادت ہے [illegible] [illegible] اعمالِ خیر [illegible] [illegible] [illegible] نماز میں سورۂ [illegible] کی تلاوت [illegible] [illegible] ہے [illegible] [illegible] ہر حال مقدس ہے اسکا گرانا جائز نہیں مسلم [illegible] [illegible] حدیثِ صحیح [illegible] غیر مشہور گمنام کتابوں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حکومت پر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] عرض کیا ہے پیش کرتا ہوں -

"ظریف"

یہ کیا ہے جو ہر سمت آفت بپا ہے
زمانے میں شورِ قیامت بپا ہے
یہ کعبہ پہ چھائی ہے کیسی سیاہی
مدینہ پہ آئی ہے کیسی تباہی
ادھر نجد سے بن کے شیطان اُٹھا
حرم میں اُدھر ایک طوفان اُٹھا
اخوت کے نقشے بگڑنے لگے سب
مسلمان آپس میں لڑنے لگے سب

سیہ کاریوں سے روا نو ... یاں
کوئی حد ہے بیجا طرفداریوں کی
یہ ارشاد فرماتے ہیں شیخ نجدی
خدا کا کریں خوف اب ان کے دشمن
رسولِ خدا سے وفا کر رہے ہیں
ذرا دیکھیے ہوا وفائی کا منظر
جو سند حرم ہے تو بت کون شے ہے؟
وفادار نجدی شیاطین کے ساتھی
بڑے کام والے بڑے نام والے
گراتے ہیں مسجد جو نجدی۔ گرا دیں
کہ اس فعل میں کچھ قباحت نہیں ہے
گروا ور چیلوں کی ہیں ایک جا میں
وہی نجدیوں کے جو ہیں جد امجد
یہ نجدی ایجنٹوں کے مختار بن کر
کتاب الشیاطین عہد یزیدی
ہے مطبوعہ مطبع نمرودانی
یہ باب الجہالۃ میں اُسکی لکھا ہے
اُبوالکذب مذہب تعاجن کا رکابی
بڑے باخبر اور نہایت پرانے
وہ لکھتے ہیں شیطاں نے اُسنے کہا ہے
ہے بدعت عبادت کو محصور کرنا
خلیلِ خدا نے بعہدِ جہالت
جو تھا لامکاں اُسکے گھر کو بنانا
اُنھیں بت پرستی میں تھی آئی کیوں کر
کوئی عقل کی بات ہے؟ حق تعالیٰ
کرے عرشِ عظمت سے خود جسکی جرچہ
جو کعبے میں اُسکی سکونت نہیں ہے
فقط تھا یہ ایک پکا مسلماں
تو کعبہ میں آگ اُس نے تو ما لگا دی
بجوع خدا دل کو مرعوب کرنا
بزرگی کی خاطر یہ کافی نہیں ہے
مرے بعد ابن سعود ایک ہوگا
وہ تھامے گا مضبوط سنت ہماری
وہ اسلام کا بن کے آزاد سلطاں
اسے سیج سمجھو نہیں ہے یہ ٹھٹھا

جو ہو جائے لکھنے جو وہ پکا مسلماں
کوئی انتہا بھی ہے مکاریوں کی؟
جو مسجد ہے ہو مستند اسکو ڈھا دو
سلیماں نے مسجد بنی جن کے دشمن
بہشت میں کیا جانے کیا کر رہے ہیں
حرم کو بناتے ہیں منطق سے مندر
گیا کن کے ہاتھوں میں اسلام ہے ہے
"ایڈیٹر سلطاں" ہوئے سومنا تھی
ہیں کافر اب تو اسلام والے
کہو ان کے چیلے حدیثیں سنا دیں
یہ ہرگز خلافِ شریعت نہیں ہے
وہ مسجد کو ڈھائیں۔ حدیثیں پڑھائیں۔
یہ کہہ دیں گے جائز ہے ڈھانا مساجد
دکھا دیں گے زورِ قلم اس طرح پر
ابھی ایک مجدد نے ہے خریدی
بہت مستند اور نہایت پرانی
ابو جہل سے نقل اسکو کیا ہے
یہ تھے شیخ نجدی کے خاص ایک صحابی
بڑے معتبر جیسے اندھوں میں کانے
کہ مسجد کا ڈھا دینا بالکل روا ہے
خدا کو تہ سنگ پابند کرنا
بنایا تھا کعبہ یہ بدعت ہے بدعت
گنہ تھا گنہ۔ پر انھوں نے نہ مانا
لگایا خدا جانے کیوں سنگ اسود
بڑا بھاری پتھر بڑی توند والا
وہ چھوٹے سے گھر میں رہے کسطرح پر؟
تو پھر کچھ بھی کعبے کی عزت نہیں ہے
ہوا شعلہ ور اُس میں جب نوریاں
یہ سب پیر دوں میں گرا دی مناری
کسی گھر کو خالق سے منسوب کرنا
ہے اک جرم جس کی معافی نہیں ہے
غنیمت اُسی کا وجود ایک ہوگا
ہے اُسکی حکومت حکومت ہماری
کرے گا سب ایسے مکانوں کو ویراں
وہ پکا مسلماں . . . .

وہ اُلّو جو بستی کو ویران کر دے
وہ اُلّو جو قوموں کا ہو خاص دشمن
وہ اُلّو کہ جنگل سکونت ہے جس کی
وہ جائے گا بستی میں تو کیا کرے گا
وہ بھی سڑی خاص مجنوں کا لڑکا
وہ ہر وقت سرمست صہبائے بدعت
مریدانِ خاص اُسکے ہندوستاں میں
وہ سب قبح کے میری سردار ہوں گے
وہی سب ہیں مفتی وہی سب ہیں قاضی
یہ جب چاہیں چوروں کو سلطان کر دیں
یہ ہے اصل آزاد میں نیک نامی
ٹھگوں کو لٹیروں کو غازی بنانا
کرے خون مسلم تو بن جائے غازی
یہی قابلیت کا معیار ہے اب
جو پیدا نہ کر دیں شریعت میں جدّت
یہ کہہ دینگے ہے ماسوئے والی مسجد
یہ اسلام کے مادہ رو پیشوا ہیں
بڑے باخبر ہیں بڑے باہنر ہیں
چلر گھسنی اسلام کو یہ کھلا دیں
نہ سُن کے کہیں اسکو بولا نا صاحب
جو صدی کی سوڈاں میں قبر کھودی
مجاہد تھا مجبر بڑا باخدا تھا
موحد تھا غازی تھا سلطان تھا وہ
یہ تھا وسوسہ قبر جس سے مٹادی
بڑے بے خبر تھے یہ اگلے مسلماں
بنائے عبث مقبرے اولیا کے
کوئی عہد میں انکے عالم نہیں تھا
وگرنہ جو گزرے ہیں سلطاں ماضی
بزرگوں کا دُنیا میں کیوں نام رہتا
بچائی تھی اسلام کی جس نے کشتی
اگر مقبرے میں نہ ہوں اپنے سوتے
مجاہد کی گر اتنی عظمت نہ ہوتی
جو غازی کا مرتبہ نہ کوئی بتاتا
زیارت سے گر لوگ محروم ہوتے
سکوں سے کہیں کا پتا مل رہا ہے

جو باطل مدینے کو سُنسان کر دے
کرے تنقا نہیں جس پہ اس کا نشیمن
خرابوں میں رہنا یہ عادت ہے جسکی
سڑی پن سے اک حشر برپا کرے گا
مکاں کی جہاں دیکھ لی شکل جھڑ کا
وہ سر گشتۂ عشق لیلائے بدعت
ملا دینگے ہاں مل کے سب اسکی ہاں میں
وہ میری شریعت کے مختار ہوں گے
نہیں رکھتی ہوں اُنسے خدا میرا راضی
جو ہو کفر اُسے عین ایمان کہہ دیں
وہ غازی کہا جائے جو ہو حرامی
جو ملحد ہوں اُن کو نمازی بنانا
جو مسجد کو ڈھا دے وہ پکا نمازی
کہ شرع محمدؐ تو بیکار ہے اب؟
تو پھر علم والوں کی کیا قابلیت
یہ کہہ دائیں گے ناخدا والی مسجد
سعودی حرم کے یہ خواجہ سرا ہیں
عجب چیز ہیں یہ نہ مادہ نہ نر ہیں
شریعت کو یہ انگلیوں پر نچا دیں
اگر تم سے فرمائیں مولانا صاحب
تو بیکار دنیا سے اسلام رو دی
وہ کشتی اسلام کا ناخدا تھا
زمانہ میں پکا مسلمان تھا وہ
مبادا پرستش کے ہوں لوگ عادی
انھیں کچھ دکھائی نہ دی راہ ایماں
دکھیوں سکہ رہا نام سب کا مٹا کے
اگر تھا تو ایمان سالم نہیں تھا
مٹانے پہ قبروں کے ہوتے جو راضی
ہوا پر سلق جب اسلام رہتا
وہ سردار اسلام سرکار چشتی
تو اسلام کا کچھ نہ احساس ہوتا
تو ظاہر کسی پر حقیقت نہ ہوتی
تو کیوں کفر سر آستاں پر جھکاتا
فضائل کچھ ان کے نہ معلوم ہوتے
اسی سلسلے سے خدا مل رہا ہے

وہ اسلام کا فخر مسعود غازی
لحد میں جہاں چین سے سو رہا ہے
اُسے کھود کر صاف میدان کر دو
ذرا جوش ایمان اپنا دکھا دو
جب ہی جانیں پکے مسلمان ہو تم
اب اس عہد میں زندہ ہے ایمان کی جڑ
وہ چودہ اسلام جو ذر کمائے
یہ کہنے لگیں خان جی سے پٹھانی
نگاہوں میں سب کی منظر ہی سے تھے
یہ پیدا ہوئی خاص شوکت انھیں سے
پرانی محبت کو جو ملتے ہیں ڈالا
پولیس کی حفاظت میں ہو نہ تک آئے
اگر اس سے ترکِ موالات ہوتی
رضا کار کس کام آئیں گے آخر
بنا دو انھیں ایک گھنٹہ کا جھنڈا
انھیں خانہ جنگی کی چالیں سکھا دو
وہ گر جائیں اسلام سے آنچ نکلے
جو بیٹ جائیں مسجد میں آ کر نجدی
گر لوٹ جائے جماعت علی کی
گراں مردے شاید انھیں میں چھپاتی
پٹنے کو کہاں تک بیٹے جاؤ گے تم
رقم نام سے اسکے کچھ تم نے کم لی
تبرک یوں کو بھی اب مل گئی ہے
رقم کوئی بھنول اب وہ نہ دیں گے
مسلمان ہشیار اب ہو گئے سب
چراغ خلافت تو گل ہو رہا ہے
ملے جس سے پیسہ وہ کل اب بناؤ
ہو شکے سینا ہی جوش میں تم
کرو ہند کی مسجدوں پر چڑھائی
تو اہل وطن قدردانی کریں گے
کہیں پل گئی اس طرح کی جو آندھی
بچا کر تمہارا پرانا رہانا
وہی پچھلے پھر تو گلشن میں ہو گے
جو یوں فتح کی ہند کی تم نے لنکا
یہ غل ہو گا نجدی تی ملہوں کی ہے

وہ ہندوستاں کا مجاہد غازی
عبث قبر پہ اس کی گنبد بنا ہے
جو مشرک ہیں ان کو مسلمان کر دو
جو جنت ہو ان مقبروں کو گرا دو
نہیں ہند کے قرن شیطان ہو تم
ملے زر نہ جس سے وہ ایمان گدا بڑا
وہ خالص مسلماں جو چندے اڑائے
کہ دشمن تمہارے ہوے کیوں پٹھانی
خلافت کے رکن کرم ہی سے تھے
تھی اک مرتبہ دیکھو الفت انھیں سے
بخار اپنے دل کا تمہیں پر نکالا
بچی جان مشکل سے تم گھر تک آئے
تو پھر تمہیں کو حوالات ہوتی
یہ جتنے ہیں کیا بخشوائیں گے آخر
خلافت سے دو دو کے ایک ایک ڈنڈا
لڑا دو لڑا دو لڑا دو لڑا دو
دریے ہوں کہ میخیا...
تو بغلیں بجانے لگیں دیوبندی
کہیں لوگ ہے بول شوکت علی کی
کمیٹی کی بنیاد انھیں میں چھپاتی
رفو ہیں کب تک کیے جاؤ گے تم
پرانی ہوئی اب خلافت کی کملی
کمیٹی کی بنیاد سب ہل گئی ہے
بدو آپ کی ہاں سبھی جان لیں گے
وہ منصوبے بیکار اب ہو گئے سب
اُدھر سے کھٹک آ رہی ہو رہا ہے
اُٹھو ایک دو ایک دل اب بناؤ
کسی سے نہیں کم تن و توش میں تم
یہاں ایک بھی تم نے مسجد جو ڈھائی
بہت تم پہ وہ مہربانی کریں گے
تو دھجانیگے خود ہی پتا کے کاندھی
نیا راگ گائے گا سارا زمانا
وہی بار گنبد سے گر دیں میں ہو گے
ہنسے گا تمہارا ہر سمت ڈنکا
پکارینگے ہندو مسلمان کی ہے

محرم راز ازل کیست کہ تا آگہ ہم
کہ دریں غمکدہ از بہر چہ کار آمدہ ام

یہ کسی شاعر کا شعر ہے۔ اس بیچارے پر مصیبت پڑی ہوگی مصیبت زدہ جب کسی کو خوش و خرم دیکھتا ہے تو اپنی خلقت کا باعث تلاش کرتا ہے۔ مذہبی کتابیں دیکھتا ہے اُن میں ڈبل پیسے کی جگہ ٹکا سا جواب ملتا ہے کہ جسم محل حوادث ہے۔ حوادث کا جذبہ اُسوقت تک کھیسیں نکال کے چکت پر چکت لگاتا رہے گا جب تک جسم و روح میں طلاق طلاق کی نوبت نہیں آتی اُدھر طائر روح نے "پی تہیں تو جی کہاں" کا چکارا مارا اور تار نفس کی تیلیاں توڑ کے سید عالم بالا کی شاخ پر جا بیٹھا اُدھر مشکلیں آسان ہوئیں دُکھ سُکھ کی آواجاہی موقوف ہوگئی۔ لہذا لازم و لائق یہ ہے کہ چندروزہ قید حیوۃ اللہ میاں کی عبادت میں بسر کرو۔ خود اللہ میاں کو اس عبادت کی حاجت نہیں یہ عبادت تمھارے کام آئے گی عبادت غم غلط کرنے کی شراب ہے دل بھی ہے اطمینان دل کا وسیلہ بھی ہے ہجوم حوادث سے مفر بھی ہے۔ تعلقات کی زنجیروں کے لیے سوہان بھی ہے آگے چین ہی چین ہے۔

لیکن اس نصیحت پر عمل کرنے والے کم ہیں جن لوگوں کی آنکھیں کھلی نہیں ہیں انکے لیے عبادت سے بھی ٹیڑھی کھیر ہے۔ "سبحان اللہ" کہنے سے جو رتا نہیں۔ آنتیں قل ہو اللہ پڑھتی ہیں تو دل خود بخود کہنے لگتا ہے ؎

سب پھول چمن کے لائے ہم داغ لے کے آئے
ہم سے کوئی یہ پوچھے ہم کیوں گئے چمن میں

اگر آدمی اکیلا ہو تو خیر یوں بھی سہی "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" پڑھتا ہوا سیپارہ ہم کہتا ہوا اُدھر پڑھتا ہے کا اونچا نیچا جانے دیتا ہماری نظر کی راہ لے مگر وہ کیا کرے جس کی دُم میں سنت سنہ جی ہو اور گرد بچے بچے چیختی پیلوں کی جیز بی گھر بسی یعنی بچوں کی والدہ یعنی ستی اتالیق یعنی پیاری پیاری خون چوسنے والی جونک ناک بھوں چڑھائے توے کی ڈھال کفگیر کا تیر لیے آمادہ بفساد ہوں اور گلے کی مونالی جنددو جی سے صلواتوں کے چھرے مار رہی ہوں بڑا اے جی سنتے ہو دیکھو مجھ سے اب فاقے نہیں کیے جاتے تمھارے گھر والے میں تو آتے دن اُڈھا پڑی رہتی ہے کوئی کب تک پیٹ میں چیونٹے کی سی گرہ لگائے رہے مگر جب



"اب تو ان ٹوٹے ہوئے ٹیشنوں پر آرام کرنا بہتر ہے"

دیکھو چولھے پر ہنڈیا اوندھی ہی رہتی ہے۔ وہی مثل ہے چوہا بل میں سماتا نہیں دُم میں باندھے چھاج۔ گھر میں تو خاک اُڑتی ہے مگر چوک میں معرکشتی کرنے کے لیے خدا جانے پیسا کہاں سے آجاتا ہے۔ بس بہت سہی اب نہیں سہی جاتی۔ کیا فاقے کروانے کے لیے بیاہ کر کے لائے تھے"

وہ تو جب آنکھ اٹھائے گا یہی کہے گا۔

"اے اللہ تو نے مجھے کیوں پیدا کیا؟"

حضرت غالب فرماتے ہیں ؎

زندگی اپنی جب اس طور سے گزری غالب
ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے

ایک دوسرے شاعر صاحب کہتے ہیں ؎

دن کٹا فریاد سے اور رات زاری سے کٹی
عمر کٹنے کو کٹی پر کیا ہی خواری سے کٹی

بہرحال بڑے بڑے فلسفی اس گتھی کو سلجھا نہ سکے۔ کیونکر سلجھا سکتے اُنھوں نے دنیا کو نہیں پہچانا۔ اور پہچانا بھی تو چند فریب گھات سے ناواقف تھے مٹھی بند ہی لے کے آئے ہاتھ پسارے چلے گئے۔

ہاں اس چیستاں کو اگر کسی گروہ نے حل کیا تو وہ ہمارے بعض ملکی لیڈر ہیں ماشاء اللہ انھیں یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی ؎

کہ دریں غمکدہ از بہر چہ کار آمدہ ام؟

انھیں کوئی ضرورت نہیں کہ "الا لیعبدون" کی زحمت میں پھنسیں انھوں نے اپنی علت آفرینش کا کھوج آخر لگا ہی لیا۔ خوب سمجھے بھئی خوب سمجھے۔ خدا کے فضل سے لیڈر پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں دُم سے بی بی بچے بھی بندھے ہوئے ہیں کوئی آمدنی کا ذریعہ بھی نہیں پھر بھی نہ ایک دن فاقہ کیا نہ کپڑوں میں پیوند لگائے نہ "کنویں" کا ڈول سہا نہ خدمت کی نہ خوشامد کی۔ بلکہ تکیے ہی رہے جب ڈانے کرتے تیور ہی ڈالے دائی کے ہاتھوں میں آغوش مادر میں آنکھ کھولی۔ اور کھولتے ہی نعرہ مارا:-

"وانما خلقت لاکل الچندہ"

یار دو ہم تو صرف اسی لیے پیدا کیے گئے ہیں کہ "چندے" سے پیٹ کا دھندا چلائیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ: ان صلوۃ و نسکی و محیای و مماتی و روزہ و حجی وادلادی و حجی و دنیا و عاقبتی للچندہ ہماری نماز روزہ حج زیارت سب چندے کے لیے ہیں ہر چیز چندے کی بدولت ہاتھ لگی ان کا دعویٰ ہے کہ ان کی پیدائش کے وقت حضرت سفیر الملکوت نے بآواز بلند منادی فرمائی تھی:-

لولاک لما خلقت الچندہ

وہ قوم ہوتے تو یہی چندہ پیدا کرنا پہ اپنے دعوے کے ثبوت میں ایک اور بھی شیطانی پیش کرتے ہیں۔

یا ایہا الذین ضلوا اذا نودی للاذ عان الجندہ فی المحافل فاسعوا الی الچندہ وذروا التیم وغضوا الابصار کلکم واذ خلوتما فادیدیکم فی تطوعہ الذی یبلغون الچندہ ان الچندہ ھی معاش الطفیلیین والمخطو جنا عکم الذین آکلوا اموالکم بالباطل ثم افترحو فلا تحاسبوھم ودعوھم یاکلون لان المالی مالھم وھم عبادی الجائعون ٭

(اے گروہ گمراہ جب محفلوں میں چندہ جمع کرنے کے واسطے کوئی منادی ندا کرے تو فوراً چندہ کے دوڑو کاروبار چھوڑ دو آنکھیں بند کرکے جیبوں میں ہاتھ ڈالو اور جو کچھ تمہارے پاس ہو سب چندہ مانگنے والوں کے بدرتخ میں بھینک دو کیونکہ چندہ ہی مفت خوروں کی معاش ہے۔ اور بھولو نکمارہ بتاؤ کر وان لوگوں کے ساتھ جو تمہارا مال ناحق چٹ کر جاتے پھر نکھورے جتاتے ہیں۔ پس ان سے ہرگز حساب نہ کرو۔ ان کی ٹہل ڈھیلی کرو تاکہ وہ چرتے چلے جائیں۔ اس لیے کہ مال ان کا ہے اور وہ میرے بھوکے بندے ہیں)

جناب حضرت ابلیس اس قسم بالشان وجہ معاش میں ایسی برکت ہے کہ زمانے بھر کا کوئی دھندا نہیں رہتا۔ لیڈر صاحب کی زوجہ مقدسہ نے پوٹلی کی گرہ کھول ڈالی اور انھوں نے چندے کے واسطے قوم سے اپیل کی اور تھیلی باہر کمائی کا لے آئے۔ دائی جنائی کی ہاتھ رنگائی۔ بیاسوں کی بھلائی۔ جانوروں کی نیاز کیا دی بھنسلی کر پڑے کی کرمسوائی۔ سونٹھ سٹھورے کی قیمت سب ایک دفعہ دشت کے حوالے کر دی کہ خدا اس مولود مسعود کو قوم کے واسطے باعث برکت فرمائے خادم قوم بنائے اور قوم کی گاڑھی کمائی سے پروان چڑھائے کے علاوہ ہمیشہ بادہ روش قوم نا مہنجار ہے آئیں۔ یا اتفاق لیڈر صاحب ... روزی کو ٹھکسکی ... تو معین زبان کے جیتوں جیل خانے تشریف لے گئے تو بھی کچھ پیدا نہیں خدا ان قومی مجنوں کو برقرار رکھے۔ بی بی بچے انھیں پالنا پڑینگے اور یہ ان چند زندہ یتیموں اور شوہر زندہ بیواؤں کے واسطے گزارے کی سبیل کسی نہ کسی طرح نکال ہی رہیگی۔ کچھ اپنا پیٹ پالنے کے لیے رکھ چھوڑیں گی کچھ لیڈر زادوں اور لیڈرانی کی خدمت میں بطور نذر کی اشاعت زیادہ سے زیادہ اور مزے اڑاؤ۔

لیڈر صاحب کے نورچشم سنت خود سلسلہ کا نقطہ ہونے لگا تو مٹھائی کے نام سے لیڈر صاحب کی مادر محترمہ کے پیٹ میں گڑگڑی ہوئی تو چورن کے نام سے لیڈر صاحب کو آتشک ہوئی تو اندری جلاب کے لیے۔ لیڈر صاحب کو جہاں گردی کی سوجھی اور قومی اہم مقاصد کا بھوت انھوں نے قوم کے سامنے کھڑا کر دیا تو سفر خرچ کی مد ہیں۔ لیڈر صاحب کو جھوٹ موٹ ضروریات قومی لیے اپنی لیڈریت کے استحکام کے واسطے ایک جریدہ ذم بریدہ کی ضرورت ہوئی تو اس زور و کے جھپٹی چپٹے کے واسطے۔ اور اگر اس سودے میں خسارہ ہوا تو کورگرہ سے کے لیے۔ ہر صورت وہ چندا دہ چندہ وہ چندہ۔ ؟ جناب انھیں کسی نے یہ کہتے نہیں سنا۔

کر دریں عکدہ از ہر چہ کار آمدہ ام؟

وہ کیوں کہیں انھیں کیا ضرورت ہے۔ ہر جگہ مفت معلوم ہے تو پوچھے ان کی بلا؟

ہر ہر پولیس کو بھی معلوم ہے چنانچہ وہ بھی آئی کی وجہ معاش کا سوال کبھی نہیں کرتی۔ کوئی تلاش معاش میں آوارہ گردی کرتا دیکھا جائے تو فوراً کھینچ تان میں پھنس جاتا ہے۔ کیوں آئے ہو کہاں سے آئے ہو کہاں ٹھہرے ہو یہاں کیوں ٹھہرے تھے باپ کا نام کیا ہے دادا کا نام کیا ہے کیا پیشہ کرتے ہو تلاشی دو۔ نیک چلن ہونے کو ثبوت دکھاؤ۔ جو قابل اطمینان جواب نہ دے سکو تو طوق حوالات یا ات گزرے تو مجسٹریٹ کا سامنا کراؤ اور پھر نقشہ جیل خانہ چلے جاتا ہوا ہے۔

منصب نہیں تو ملتوں کی جانچ بھی سختی سے کی جاتی ہے۔ اس قسم کی مشکوک مخلوق میں سے فیصدی دس پانچ ضرور بے گناہ کے گھر چلی جاتی ہے اور کوئی پرسان نہیں کہ انکو جب سزا ملی یا ناواجب ملے۔ علیٰ ہذا القیاس جہاں کہیں دس پانچ فاقہ کش خانماں آوارہ ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں تو غریبوں کا ناک میں دم ہو جاتا ہے۔ بائیں یہ مجمع خلاف قانون کیا ہے۔ جوا کھیلتے تھے اچھا ننگا جھوری (تلاشی) دو۔ ہم تو پہلے ہی سمجھتے تھے کوڑیاں جیب میں ہیں۔ بھرجا ... کھیل رہے تھے۔ بے چلو تو ری ہوا کی نیوا کھاؤ۔ اچھا یہ تمہارے ساتھ عورت کون ہے کیوں ری تو بھی تو کیسے کی بازار میں بجرا جو کی دوکان سے بلوے جاگی تھی۔ ہاں کہو سری ہم تم کو خوب پہچانتے ہیں تم ان نکھٹوں کی ٹرجیا ہو خود دربدر دھکے کھاتے رہتے ہیں تم گھر میں گھس کے لوگوں کی کلی گٹھری کرتی ہو۔

چلیے حضرت درچار ڈنڈے کی سنڈے بود توں نے بے پرسش بے وجہ آگے کے اتنا کچھ کروا دیے۔ لیکن ان اتنا فتنہ مچنے والے آزادی کے ساتھ گھومتے پھرتے ہیں ان کی گاڑ یوں میں گھوڑے کی جگہ آدم زادگی سے جوتے جاتے ہیں اور یہ بڑے دھوم دھڑکے سے دن دہاڑے کھلی ڈال کے لوٹتے ہیں۔ یہ بھولی بھالی مخلوق سے علانیہ کہتے ہیں کہ ایک وقت گوشت کھانا چھوڑ دو بلکہ گوشت بالکل نہ کھاؤ۔ انسانی معدے کی ساخت گوشت خوری کے نامناسب ہے۔ انسان کے دانت گھاس کھانے والوں کی طرح بنائے گئے ہیں۔ مانی اٹل کا فاتحہ نہ دلاؤ۔ فاتحہ درود سے مردہ اور عذاب الٰہی میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ بچے کی سلامتی میں پیسا نہ خرچ کرو۔ اسراف ہے زیور نہ بنواؤ۔ مسلمانوں سے اور زیور سے باپ دادے کا بیر ہے۔ خداوند عالم فرماتا ہے جو لوگ سونے چاندی کے ٹکڑے جمع کرتے ہیں اور انہیں خدا کی راہ میں یعنی چندہ خوروں پر صرف نہیں کرتے انکی پیشانیاں انہی کی سلاخوں سے گرم کرکے



اسپ تنظیم پہ تفریق کی کاٹھی کس کر ۔۔۔ لے چلے کاغذ اخباریاں کچلو کو

مولوی ہرکارہ " انا معکم "

مولانا پنچ " نہ کچلو خدا کے لیے نہ کچلو۔ ایک دن یہ ڈگا قلابازی کھا جائے گا " (بس زیارت قبول)

دانی چلیگی۔ خیرات پلاؤ متنجن کھانی سلام کرائی دودھ بڑھائی۔ کھیر چٹائی کی رسمیں موقوف اور یکلخت موقوف ہائیں گو مسلمان ہوئے اہل شرک و بدعت کی پیروی کرتے ہو پیٹ بھر کے نیکی تو ایک عارف کہتا ہے سے

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است
دیں تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

دینے دلانے میں زیادہ بک بک نکرو شاعر فرماتا ہے

سہ خواہی کہ توانی ذرِ معنی سفتن
وز شیشۂ دل غبار غفلت رفتن
آراستہ دار خویشتن را لیکن کار
کم خوردن و کم خفتن و کمتر گفتن

انکی رسائی مردانے زنانے میں مساوی سے مردوں سے روپیہ حاصل کرتے ہیں عورتوں سے زیور باتیں کھان کے اللہ اور رسولؐ کا واسطہ دلا کے مالک ہلا ایسی پیش جتا کے جس پر ان کا دسترس ہے نہ انکے ساتھی مولویوں کا انگوٹھی چھلا زیور کپڑا ایک ایک اتروا لیتی ہیں اور کوئی قانون انھیں ماخوذ نہیں کرتا۔ نتھ ایک چھینکا ڈوری ہے جسمیں بدعت جھولا جھولتی ہے بلاق ناک کا رینٹ ہے اسے تو بہ استغفار اور لاؤ میں اسے حماقت کے سودے میں لگا دوں۔ بالیاں عذاب جان نہیں تو بال کان (گوش) ضرور ہیں حل کدھاں میاں سے دھر کان دوشیاں کا کھیل ہوا تو ڑ رکھیں گی۔ میرے حوالے کرو۔ کیا بیٹی تمھارے یہاں لڑکا نہیں ہوتا تو اچھا ایک کام کرو آج ہی نذر مان لو کہ اگر اسنے تمھیں چاند سا بیٹا دیا تو سو روپیہ لوٹ ادکمیٹی کے حوالے کرونگی دیکھ لینا بچی جو ایک ہی ہفتہ میں کا جعبن نہ ہو جائے تو جب کی سند نہیں اس روپیہ سے فلسطین مول لینگے عقبہ و معان مول لینگے۔ جزیرہ عرب خالی کرائیں گے۔ ایسے گروہ بنائیں گے جو ہندوؤں پر جہاد کرینگے مسلمانوں کو لڑوا دینگے قبر پرستی چھڑوائیں گے۔ بھلا سی پر اکتفا و قناعت نہیں جرائم پیشہ لٹیرے بند بھی انکے ساتھ ساتھ رہتے ہیں یہ تحریک یا انجمن نہ خدائی فوجداروں کے باڈی گارڈ ہیں۔ دوسروں کے مذہب کے خلاف تقریر کرنے پر جب کبھی لیڈر صاحب کی خدمت میں کوئی شریک جلسہ اعتراض کرتا ہے تو اس کی شامت اس نیج کے ہاتھوں آجاتی ہے جس بات کو یہ رواج دینا چاہتے ہیں اسکی مخالفت کرنے والوں پر اس فوج کا پہرا بٹھایا جاتا ہے اسکا نام "الجہاد بالتنظیم" رکھا ہے۔ مگر پولیس انکی طرف سے کانوں میں تیل ڈالے بیٹھی ہے۔ وہ خانہ بدوشوں کے ساتھ علانیہ رہتی ہے اور ان لیڈروں کے ساتھ مخفی۔ اُن کا چالان کرتی ہے اُن سے چوں بھی نہیں کرتی۔

الغرض یہ مسئلے اس خوبصورتی سے انھوں نے حل کر لیا کہ جواب نہیں اب حج و زیارت کے بہانے جو غریبوں کو کچھ مل رہتا تھا وہ لقمہ بھی چھننا چاہتا ہے۔ کیا مبارک باعث خلقت ہے واہ۔ اور کیا خوب ملکی تحریکات پر لات ماری ہے۔

داقم

کس لیے آئے تھے کیا ہم کر چلے
تہمتیں چند اپنے ذمہ دھر چلے

مولانا پنچ کی نوٹ بک

سخت غلطی

کلکتہ کے جسٹس صاحب جنیر کارپوریشن کے ایک کارپرداز اور سیر نے نادم جب تو ضیع و مارات کا دعوے کیا تھا آخر معصوم ثابت ہوئے۔ دو مہینے اس طرف کا واقعہ ہے کہ ہندوستانی اور سیر صاحب کو جسٹس صاحب کے بنگلے پر شامت گھیر کے سلیقی معاملہ کوئی جاری بھر کرتا تھا ایک نھی سی التماس تھی کہ حضرت میونسپلٹی کے دام باقی ہیں لہذا اب ناصاحب پانی سے باغ نہ سینچا جائے۔ سنتے ہیں کہ صاحب کو یہ مداخلت ناگوار ہوئی صاحب نے اوورسیر کو گالیاں اور سور بھی کہا اور ٹھوکریں بھی ماریں۔ تخمیناً دو مہینے تک معاملہ کھٹائی میں پڑا رہا۔ آخر مجسٹریٹ صاحب اس عظیم الشان واقعہ کے جائے وقوع پر بغرض معائنہ تشریف لیگئے کہا جاتا ہے کہ وہاں ٹھوکروں کے نشان نہ تھے نہ زمین ہی پر کوئی علامت رگڑے جھگڑے کی تھی۔ جج صاحب کے خانساماں کے بیان لیے گئے تو استغاثہ بالکل بودا پھس پھسا معلوم ہوا لہذا دعوے خارج کر دیا گیا۔ اثنائے مقدمہ میں خود ملزم صاحب اظہار افسوس پر آمادہ تھے مگر وا رے مجسٹریٹ بھی منصف ہو تو ایسا۔ چالیس چلیتا تو اس منصف مجسٹریٹ کو حاکم قضا و قدر بلکہ قاضی یوم الحساب بنا دیتے کہ حشر کے دن گنا ہگاروں کا فیصلہ بھی وہی کرتا مگر دنیا ناقدری ہے۔ ایسی انصاف جو عدالت جو ملزم کے اگر چہ دوڑے اور بال کی کھال ارخود نکال لے لکھ رکھنے کے قابل ہے۔ پھر فرمایا کہ مدعی مستغیث یا وکیل مستغیث کی حاجت بھی نہیں ہوئی غالباً خانساماں نے فرمایا ہوگا:۔

"حجور ہمارا صاحب لوگ نے کچھ نہیں کیا۔ وہ تو بنگلے پر نہیں تھا۔ مگر رجلی ہے"

یہی بیان کافی سمجھا گیا مگر ایک سخت غلطی ہوئی کیا معنی کہ صاحب ملزم نہیں ہے تو مستغیث ضرور جھوٹا ہے اس سے کیوں باز پرس نہ کی جائے۔ یہ لال کتاب میں نکلا ہوں۔ تیلی بیل لڑائے کیوں کھلی کھلا کر بنایا سانڈ۔ بیل کا بیل ہو اور نہ کا ڈانڈ؟ دوسرا الزام مستغیث پر یہ ہونا چاہیے کہ اگر ملزم کو سزا دلوانی تھی تو پہلے سے طبی کمزوری کے کیوں نہ لے گیا؟ الغرض یہ فیصلہ ایسا دل لبھانے والا ہے کہ شاید دنیا انگریزوں کے طرز انصاف پر عاشق ہو جائے گی سے

دل لبھانے کی یہی گھاتیں ہیں
گالیاں ٹھوکریں اور لاتیں ہیں

چاند ہوا

مثل مشہور ہے "خانہ خالی را دیو می گیرد" تو نصیبن کہتی ہیں "اپنا پوت پتنگر دوسرے کا پوت ...

مگر ہم ان لوگوں میں نہیں ہیں کہ خواہ مخواہ انگریزوں کے ہر فعل پر نکتہ چینی کرتے رہیں اور اپنے گروہ کے ایمان فروشوں سے چشم پوشی کریں۔ اگر حکومت انگریزی نے اپنے فوائد کے لیے بعض اسلامی مقامات پر قبضہ کر لیا ہے اور یہ قبضہ مسلمانوں کو ناگوار ہے تو وہ بجز اپنے مقدمہ پیدا نہ ہونے دینے کے اور کسی پر الزام دینے کا حق نہیں رکھتے۔ شوکت علی محمد علی صاحبان کی اس منطق پر عمل کرنا لازمی ہے کہ ہر ایک الزام چاند بوا کے نامہ عمل میں لکھ دو۔ سپوت ڈلوائی چاند بوا نے۔ کعبہ لٹوایا چاند بوا نے۔ طائف میں خونریزی کروائی چاند بوا نے۔ قبریں کھدوائیں چاند بوا نے۔ مسجدیں ڈھائیں چاند بوا نے۔ اور اب جو بندگان خاص ابن سعود اور عاشقان رسول و قبر رسول کی آپس میں فوٹو میں ٹھن رہی ہے وہ بھی چاند بوا کی بدولت ہے۔

جب تک دنیا میں کہ مدت خوشامد کا سیا نصیب ہو جتنے مطاعن حکومت انگریزی کے بیان کیے جاتے ہیں ان سے بہت زیادہ خود ان لوگوں میں پائے جاتے ہیں جو اپنے تئیں مسلمان کہتے ہیں۔

ضرورت توسیع نامہ عمل

مشہور ہے کہ چند حضرات ہندوستان سے مرکز ابن سعود کی خدمت میں بغرض رسم تہنیت فتح و سپاسگزاری ہدم مساجد و نبش قبور جانے والے ہیں۔ لیکن اگر انکے خداوند مجازی حضرت ابن سعود نے پوچھا کہ اے میرے بندو کچھ اپنے نامہ عمل میں اپنے اعمال بھی لکھوا لئے ہوتے۔ پنجاب کے کلیجے میں ٹھنڈک پڑتی ہے۔ تو خبر نہیں یہ حضرات کیا جواب دینگے۔ کیا معنی کہ سامنا ایک جبار و قہار کا ہے۔ اور یہ حضرات خالی خولی ہاتھ ہلاتے جاتے ہیں۔ ایک جوڑا ہے کہ جیتے جی خداوند عالم کا دیدار نصیب ہوا تھا جب فرشتے اسکو دربار میں لے گئے اور معاذ اللہ اللہ میاں نے فرشتوں کی غلط کاری پر اعتراض کیا تو جائی کھیراتی خیراتی سے یہ سوال بھی کیا تھا کہ کہو جائی کھیراتی تم دنیا میں کیا کھاتے تھے۔ جائی کھیراتی نے فرمایا۔

ہیہو۔ گڑ کی بھیلی۔ اللہ میاں نے چٹخارا بھر کے کہا۔ بڑے مجے کی چیج (چیز) ہے۔ ابکی آئیو تو میرے کی طرف آئیو۔ ابکی آنا تو ہمارے لیے لیتے آنا۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ ابن سعود بھی خالی ہاتھ آنے پر معترض ہوں۔ صرف یہ حسن عمل بخشش کے واسطے ناکافی ہے کہ سچ کو جھوٹ بناتے رہے۔ ابن سعود کے دشمنوں اور اپنے دوستوں کو ہم وطنوں سے لڑتے رہے۔ چندے نوش جان کرتے رہے یا ایک آدھ مسجد سے اہل بدعت کا قبضہ اٹھانے میں ناکام رہے۔ اس سوال کا جواب مشکل ہے کہ ہندوستان میں کتنے قبے کھدے کتنی قبروں کی خاک ثریا پر پہنچی؟

المختصرات

ستمبر کی ۲۷ و ۲۸ تاریخ انجمن تحفظ آثار متبرکہ اپنا مشہور و معروف جلسہ کرے گی۔ ممکن ہے کہ مسٹر وزیر کسی قدر تاخیر سے شائع ہوں تو شکایت کیوں ہو۔

سنا ہے کہ شوکت علی و محمد علی صاحبان کراچی خلافت کمیٹی سے ناراض ہونے کے باعث خود نادم ہیں جس نے تازہ ریزولیوشن مدینہ کے گنبد پر گولہ باری کی تصدیق اور مظالم اہل نجد کی توثیق میں شائع کیا ہے۔ یہ خود پشیمانی کی اچھی مثال ہے ؎

مہرباں آپ کی خفت مرے سر آنکھوں پر

فرانسیسی ریف کے مقابلہ میں اپنی فتح کا اعلان کرتے ہیں مگر جب نقصانات کی تفصیل شائع ہوتی ہے تو ثابت ہوتا ہے یعنی افسوس ہم زخمی ہوئے ہم تباہ ہوئے۔ ہمارے افسروں نے خودکشی کرلی۔ مگر دیکھیو ہمارا دم خم دیکھیو ہمارے تیور۔

سوراجی لیڈر۔ مسٹر سری نواس آئنگر ہی پارٹی کو مشورہ دیتے ہیں کہ مجلس قانون ساز مرکزیہ کا مطالبہ شاہی کونسل نے بھی مسترد کر دیا اور ہندوستانی حکومت برطانیہ بھی اسکی مخالفت پر آمادہ ہے تو جائیو پھر اپنے پرانے ٹھیکیدار کانگریس پر عمل کیوں نہیں کرتے۔ اب ووٹ کا استحقاق صرف سوراج پارٹی کے نامزد کردہ اشخاص کو ہے۔ جن پڑے تر بات معقول ہے۔

سلطان ناصرالدین التمش ایک مشہور صالح بادشاہ تھا جس نے عمر بھر اتباع سنت کا پیسا کمایا۔ سنتے ہیں کہ جاٹوں نے دہلی میں اسکا مقبرہ کھود ڈالا۔ اہل نجد کو مبارک ہو ؎

تماشا ہے کہ میدان ہی باقی ہے فرخ جاناں کا
جنوں بیجو کرے تاراجی گور غریباں کا

ابن سعود کا ایجنٹ جو قاہرہ میں مقیم ہے عجب حافظہ الیل شخص ہے۔ پہلے مدینہ پر گولہ باری کی تکذیب کی پھر ابن سعود کی تنخواہ تھی کا تار دیا۔ مگر وہ تکذیب بھی بار رہا اور یہ تشہیر بھی۔ دونوں باتیں غلط ہوگئیں۔ یاروں کا دل خوش ہوا۔ آتش شعلہ خس کی طرح خوشی بھڑکی پھر اندھیر گھپ سینہ کا جل کی کوٹھڑی۔

یہ عذر بالکل صحیح ہے کہ نیشنل کانگریس کی حمایت میں وہ مزا نہیں جو مختلف قومی تفرقات میں ہے۔ جو اشخاص اسوقت تفریق کے درپے ہیں انکی صورت اب کی مرتبہ کانگریس کے پنڈال میں نہ دکھائی دی۔ اب وہ چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے لیڈر ہیں لیکن اگر کانگریس کے پنڈال میں اسلامی وکالت کا حق ادا کرنے کھڑے ہوتے تو غالباً کوئی نہ کوئی پوچھ بیٹھتا کہ آپ ہیں کون؟ اسوقت سے ہر ایک اسلامی لیڈر جواب سوچ رکھیں تو بہتر ہے ورنہ وقت پر مشکل ہوگی۔

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے پیچ پیچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے

بلکہ

گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

ایک

مشہور معروف کتاب ہے

اس کے

حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ آج کل موسیقی کے جز وعلمی اور عملی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کا

حصہ دوم

طبع ہوا ہے۔ حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذۂ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار رہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں ان سے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتداءے کتاب میں لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لے کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔

قیمت جلد اول للعہ　　قیمت جلد دوم لعہ

محصول ڈاک ہر حال میں ذمہ خریدار

المشتہر:- منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ایک فلسفی

یعنی

مرحوم مولانا کرامت حسین سابق جج ہائی کورٹ الہ آباد کے کارآمد خلائق مصنفات یہ وہ نادر تصنیفات ہیں جنھوں نے اُردو زبان کو علمی بنا دیا ہے ملک کے ہر ایک بچہ کو پڑھائیے اور کام کا آدمی بنائیے اگر خود پڑھیے تو زندگی کی قیمت بڑھائیے۔

افراد کا سبب- پیشہ ور کے مطالعہ کی چیز ہے- اُردو ۱۲ر

الدین او سائنس- یعنی موازنہ مذہب و سائنس اُردو ۱۲ر

علم الاخلاق } مسلم گرلز اسکول کے کورس میں داخل تھی اُردو یونیورسٹی حیدرآباد دکن کے نصاب تعلیمی میں شامل تھی مجلد قیمت مع محصول ڈاک عہ

اسور عامہ - عربی۔ فلسفہ عقلی کا کارآمد متن ہے ۱۲ر

زائد خریداروں کو کمیشن دیا جائے گا

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ سنہ ۱۹۲۴ء

کی چند مکمل جلدیں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد للعہ مع محصول ڈاک۔ مشتاقین جلد طلب فرمائیں۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) نقد روپیہ پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائے گی۔

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔ علاوہ خاص حالتوں کے پُرانا پرچہ واپس نہ لیے جائینگے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جن صاحب کو قوت مردمی کا مکمل اور بے نظیر علاج کرانا ہو تو اس پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔ جواب کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

سید کاظم حسین رضوی متصل غسل خانہ پاٹا نالہ لکھنؤ